

نور افشاں

حقیقی نور دیکھا ہو دنیا میں آنکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

قیمت سالیانہ بلا محصول ... قیمت سالیانہ معہ محصول ...

نمبر ۳۱ جلد ۱۱ — لودیانہ ۲ اگست ۱۸۸۳ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستۂ اخبار

افغانستان کے پٹھانوں نے سرکار انگریزی کی مخالفت پر علانیہ کمر باندھ لی ہو = درہ کوہاٹ کے چار فرقوں نے عہد کر لیا ہو کہ ہم انگریزوں سے جنگ کرینگے اور سامان تیار کر رہے ہیں = لنڈن کی پارلیمنٹ سے امیر کابل کی نسبت یہ تجویز ہوئی ہو کہ ایک لاکھ روپیہ ماہواری اُسکو دیا جاوے مگر امیر کابل اسکو منظور نہیں کرتا ہو = شاہ پسن کا تکرار بیگم صاحبہ سے ہو گیا اور بیگم صاحبہ محل سے نکل کر علیحدہ ہو گئیں = روس اور ایران کی سازشیں ہرات کی طرف بڑی گرم ہو رہی ہیں = نیپال والے کی نسبت مشہور ہو کہ وہ روس کے ساتھ سازش کرنیکی خواہش رکھتا ہو = فرانس کی فوج نے مقام ہنوئی میں دشمن کے ایک ہزار آدمی قتل کیے اور بہ ضرب توپ چھین لیں = فرقہ شنواری نے امیر کابل کو لکھا ہو کہ اگر انگریزوں سے تم ملیحدہ لوگے تو نصف ہمکو دینا ورنہ خیبر کا رستہ ہم بند کر دینگے = سورت کے مصیبت زدوں کے لیئے جا بجا چندہ جمع ہو رہا ہو = یونان میں جو مغلی بیچ میں واقع ہو عیسائیوں پر جور و ظلم ہو رہا ہو = خدیو مصر کی نسبت ثابت ہو گیا ہو کہ بکفہ...

کے کشت و خون کے بانی یہی تھے = لارڈ ڈفرن کے آیندہ دسمبر ۳ نے کی خبر کی تردید ہو گئی ہو = وزیر آباد سے سیالکوٹ تک ماہ دسمبر کو ریل جاری ہو جاویگی = چیلیانوالہ کا کام تو ڑنیکی نسبت انجمن بحث گرم ہو = شاہ زولو کی دار السلطنت کو دشمنوں نے جلا دیا = اخوند سوات کا بیٹا میاں گل خانہ جنگی میں مجروح ہو گیا = مہاراجہ کرپال سنگھ اور ریاست کپورتھلہ کا مقدمہ کونسل میں فیصل ہو گیا = ہندوستان سے بنگالی فوج کے سواروں کا ایک رسالہ مصر کو بھیجا جاویگا = امیر بخارا نے زار روس کی تاجپوشی پر نہایت عمدہ تحفے بھیجے تھے = وسط ہند کی قوم ناگا پھر سر اُٹھانے کے آثار دکھا رہی ہو = جرمنی کے ایک ساہوکار نے سلطنت انگلستان و فرانس و روس کو ایک ارب روپیہ اُدھار دیا ہو = خیبری فرقہ سرکاری محصول سے جو نمک پر لگایا جاتا ہو سخت مخالفت کر رہے ہیں = روسی نجیب نے ایک تار برقی ایسی ایجاد کی ہو کہ جنگ کے وقت سوار اپنی زین پر رکھ سکتا ہو اور صدر مقام کو خبر دے سکتا ہو = منڈالی کے قریب برہما میں یاقوت کی کان نکلی ہو جس سے عمدہ یاقوت بر آمد ہو رہی ہے = سورت کے سیلاب سے بہت سے گانو بہہ گئے اور اُس کے گرد ۲۳ میں ۵۰۵ لاشیں بر آمد ہوئیں = کوہ مری میں پانی کی اسقدر قلت ہو کہ ایک مشک آٹھ آنہ کو ملتی ہو = امیر کابل آجکل باہا خیل میں شنواریوں کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں شنواریوں

نے کابل کی ڈاک کو جو پشاور کو آرہی تھی رستہ میں ہرکاروں کو قتل کر کے لوٹ لیا ہو = مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب لنڈن سے پنجاب کی سیر و سیاحت کیواسطے آنیوالے ہیں = لنکا میں بڑا بھاری سیلاب آیا جس سے مکانات کو سخت صدمہ پہنچا = تاشقند میں روسی گورنر جنرل آیا ہو = چین نے فرانس کو لکھا ہو کہ ۱۵ اگست تک اگر چاہو تو صلح کر لو ورنہ پھر جنگ ہو گا = خدیو مصر نے ہندوستان سے ڈاکٹروں کا مصر میں جانا منظور نہیں کیا ہو = کیپ سے تازہ خبر آئی ہو کہ شاہ زولو قتل کیا گیا ہو = تعلیمی کمیشن کی رپورٹ ایک ہفتہ میں تیار ہو جاویگی گورنمنٹ نے فیصلہ کر دیا ہو کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری بنگال گورنمنٹوں کی رائے مقابلہ کی بابت میں حتی المقدور جلد شائع کیجاویگی = ہندوستان کے بڑے شہروں میں تعلیم جاری کرنیکے لیئے ایک کمیٹی قایم ہوئی ہو = مدراس میں فی الحال ۲ لاکھ ۳۹ ہزار طالب العلم زیر تعلیم ہیں = لنڈن میں ایک کمیٹی قایم ہوئی ہو جو حضور لارڈ رپن صاحب کی پالسی کی تائید کریگی = خراسان کا نیا گورنر اپنے سپہ سالار کے ہاتھ سے مارا گیا ہو = ایوب خاں نے شاہ ایران سے ۲۰ ہزار آدمی کابل پر حملہ کرنے کے لیئے طلب کیئے ہیں = گوجرانوالہ کے ضلع میں کافی بارش ہو گئی ہو جس سے فصل کی امیدیں بہت اچھی ہیں

نور افشاں

—— سرحدی خبروں سے معلوم ہوا ہی کہ درہ کوہاٹ کی آفریدی قوم نے تیراہ اور باڑہ کے فرقوں سے وعدہ کرایا ہی کہ سرکار انگریزی کے ساتھ جنگ کرنے میں ہماری مدد کریں - چنانچہ مشہور ہی کہ کوکی خیل اور ملک دین خیل نے وعدہ کر لیا ہی کہ ہم تمہاری معاونت کرینگے +

اگر یہہ خبر سچ ہی تو سرحدی معاملات پیچیدہ ہوتے جاتے ہیں اور مناسب ہی کہ سرکار انگریزی جلد اسطرف توجہ فرماوے تاکہ انکی یہہ شرارت ابتدا ہی میں دبائی جاوے اور دوسرے فرقوں کو عبرت حاصل ہو - یہہ قوم اسی لائق ہی کہ اسکی سرکوبی ہمیشہ ہوتی رہے - شائستگی اور وفاداری کے نام سے ہی یہہ قوم واقف نہیں ہی ہاں بار بار کا ڈر شاید انپر کچھہ تاثیر کرے +

—— مقام الاوند واقع سوات سے جو ایک مسافر آیا ہی اُسکا بیان ہی کہ فرقہ کمبش کے سیاہ پوش کافروں سے مسلمانوں کے گانو پر حملا کیا اور کچھہ عرصہ سے برتل کے کافر پٹھانوں کے دیہات کو لوٹ رہے ہیں - اِن پٹھانوں نے اِس مقدمہ کو ایک بزرگ مسلمان ولی یعنے شاہ بابا آدیر کے سامنے جو اُن اضلاع میں بہت کچھہ کم نہیں ہی پیش کیا - شاہ مذکور نے اور دیگر گروہ کے سرداروں کی صلاح کے اخیر میں جہاد کرنیکا فتوی لگا دیا - کہتے ہیں کہ پٹھان سرداروں نے اِس فتوی کو منظور کر لیا ہی اور جنگ کیواسطے سامان تیار کر رہے ہیں - دیکھا چاہیے کہ اِس معاملہ کا انجام کیا ہو - ظاہری صورت تو ایسی نظر آتی ہی کہ اِس جنگ میں مسلمانوں کی طرف سے بڑی سرگرمی ہوگی - کیونکہ اِن جاہل مسلمانوں کا خیال ہی کہ یہہ فتوی خدا کی طرف سے ہی - اسلیے کہ قرآن کے احکام کے بموجب ہی - ہم ہند کے مسلمانوں سے التجا کرتے ہیں کہ وہ کتابیں جو انہوں نے جہاد کی تردید میں تصنیف کی ہیں اور جنمیں تصدیق کرتے ہیں کہ جہاد ہرگز ہرگز قرآن کی تعلیمات میں سے نہیں ہی ذرا اپنی تصانیف کابل کے اہل اسلام میں تقسیم کریں تاکہ بار بار کی خرابی اور نقصان سے یہہ لوگ باز آویں - ہمکو سخت تعجب ہی کہ ایک ملک کے مسلمان تو اِس امر کے مدعی ہوں کہ نہ تو قرآن میں جہاد کا ذکر ہی اور نہ قرآن کی تعلیمات سے ایسا اشارہ پایا جاتا ہی اور دوسرے ملک کے اہل اسلام جو اُسی مذہب اور اُسی قرآن کو مانتے ہیں اُن کے خیالات کی تردید کریں اور ہمیشہ اِسی امر کے درپے ہوں کہ جہاد کیا جاوے - اب اِس سے صاف ظاہر ہی کہ یا تو ہندوستان کے اہل اسلام غلطی پر ہیں یا دیگر ممالک کے - خواہ یہہ قرآنی اُصول کے بموجب غلطی پر ہیں یا نہیں مگر یہہ تو صاف ظاہر ہی کہ ہندوستان کے اہل اسلام کے دلوں میں مسیحی حلم اور رحم کا اثر کچھہ نہ کچھہ تو ضرور ہو گیا ہی کہ جس سے اثر پذیر ہو کر دفعتاً عنقریب کل کے کل ہندوستان کے اہل اسلام کے خیالات تبدیل ہو گئے ہیں ورنہ انگریزی قانون اور دبدبہ قیصری کا یہہ نتیجہ ہی +

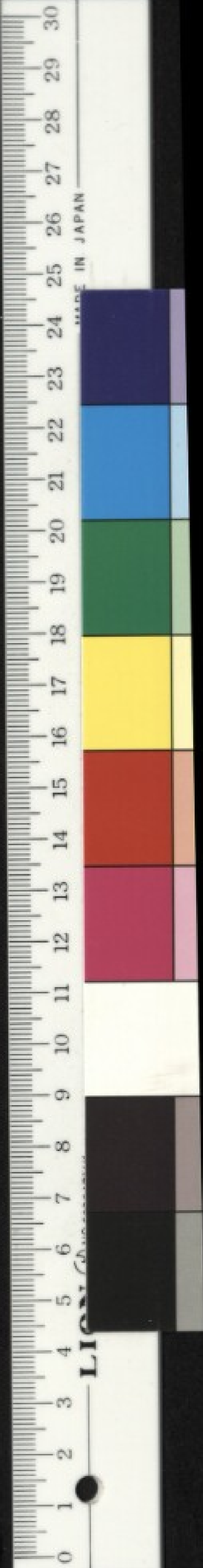
افغانستان کی تازہ خبر سے معلوم ہوا ہی کہ امیر کابل مقام ماخیل متصل گندمک میں مقیم ہی - اگرچہ اُسنے اپنے خاندان کو کابل میں بھیجدیا تھا اور بار بار خود جانیکا ارادہ بھی کیا - فرقہ شنواری سے ابھی تک اخیری فیصلہ نہیں ہوا ہی مگر اِس فیصلہ کے لیئے بہت کوشش کیجاتی ہی - کہتے ہیں کہ گورو گھٹال سازش کرنیوالا سردار محمد حسن خاں کوکی خیل آفریدیوں کے ساتھہ ہی - لیکن اِن فرقوں میں اپنی سازش کے کام میں بہت کچھہ ترقی کرتا نظر نہیں آتا ہی +

—— کیپ سے خبر آئی ہی کہ شاہ زدو لو جو کچھہ عرصہ ہوا انگریزوں سے لڑ تھا اور پھر انگریزی فوج نے فتح حاصل کر کے اُسکو قید کر لیا تھا اور کچھہ عرصہ تک اُسکو لنڈن میں سلطانی قیدیوں کے طور پر رکھا تھا ۲۶ جولائی کو اپنے دشمنوں کے ہاتھہ سے قتل ہو گیا ہی - ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ زدو لو فرقہ ہماری سرکار کا سخت دشمن ہی - اور شاہ موصوف نے اپنے باپ کی اور اپنی رعایا کے خوف سے ہماری سرکار کے ساتھہ جنگ کی تھا - اور جب سرکار انگریزی کو صاف صاف معلوم ہو گیا کہ شاہ زدو لو بالکل بے قصور ہی چنانچہ وہ رہا کیا گیا اور خود مختاری کی حکومت اُسکو دیگئی - جسوقت شاہ مذکور تخت نشین ہوا تو رعایا نے پھر اپنی ناراضگی ظاہر کی اور کہا کہ ہمارا نیا جمہوری سلطنت قائم ہونی چاہیئے چونکہ اُسکو انگریزوں نے خود مختاری عطا کی تھی اُس نے رعایا کے سرداروں کا کہنا نہ مانا اور گرفتار ہو گیا - اب دیکھا چاہیئے کہ اُن پر کون حکمران ہوتا ہی آیا انگریز اُس ملک پر قبضہ کرتے ہیں یا خود زدو لو لوگ اپنی سلطنت کو چلایا چاہتے ہیں - عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ یہہ سلطنت کس کے ہاتھہ آتی ہی +

—— شہر کولار واقع میسور میں ایک حیرت انگیز قتل کا مقدمہ زیر تجویز ہی - کہتے ہیں کہ کئی ایک آدمیوں نے ملکر ایک جیتے بچے کے چند ٹکڑے کر دیئے اور گوشت کے اُن ٹکڑوں کو خوب ہی دبایا اور یہاں تک نچوڑا کہ خون اُنمیں سے بہہ نکلا - اِس خون کو برتن میں جمع کر کے اُنہوں نے اپنے فرضی معبودوں پر چڑھایا اور اپنی طرح طرح کی رسومات قبیحہ کو ادا کیا - اُنکا بیان ہی کہ ہم نے یہہ کسی فرضی بدروح کے غصہ کو بجھانے کے لیئے کیا تھا +

ہمکو سخت تعجب ہی کہ ایسے بیرحم اشخاص پھر دعوی کرتے ہیں کہ جیو ہتیا نہونی چاہیئے - اگر کبھی بھولے بھٹکے کسی چیونٹی کی جان اِن سے نکل جائے تو بہت کچھہ وسواس کرتے ہیں مگر اُنکی اِس قسم کی بیرحمی کی کرتوت ثابت کرتی ہی کہ یہہ وہ لوگ ہیں جو مچھروں کو چھانا چاہتے ہیں اور ہاتھیوں کو نگلتے ہیں یا یوں کہیں کہ بیرحم مجسم ہیں +

—— ۱۷ ماہ گذشتہ کو ہند میں طبی مستورات کے بہم پہنچانے کیواسطے بمبئی میں جو جلسہ منعقد ہوا اُسمیں آنریری سکرٹری نے ظاہر کیا کہ ہمیں کمیٹی کو اِس بات سے مطلع کرنیسے نہایت سرور ہی کہ مسٹر کیٹرج صاحب نے ۲۰ جون کو لنڈن سے لکھا ہی کہ مس پائیدھر بمبئی صاحبہ ایم ڈی بینیر لیڈی ڈاکٹر کے عہدہ کیواسطے منتخب ہو گئی ہیں اپنے اقرار نامہ کی نقل جو اُنکے ساتھہ جاری ہوا ہی بھیجکر التماس کی ہیں کہ جسکے اُنکی تصدیق کرائی جاوے مس کو طبی علم میں کامل مہارت رکھنے کے علاوہ کئی





مراسلات

مولوی محبوب مسیح کی مشکلات

پانچویں مشکل

درحضرت کریم تقاضا چہ حاجت

استفسار

عبد الغنی ومحبوب مسیح

مولوی محبوب مسیح صاحب نے اس مشکل پر بہت زور دیا ہو اور اس خیال میں بہت مضبوط معلوم ہوتے یعنے وہ اپنے تئیں ایسا سمجھتے ہیں۔ اسکی تائید میں آپ نے ایک اور خط بندہ کی طرف بھیجا ہو جو ۲۱ جون ۱۸۸۳ء کا لکھا ہوا ہو۔ لکھتے ہیں کہ اگرچہ حقیر کو امثال حق سے دریغ نہیں مگر درحقیقت امر حق ترک دعا ہو۔ کیونکہ حضرت ابراہیم و مسیح و محمد صاحبان کے عقیدۂ عدم اجابت دعائے معلومۂ ذاتیہ نے مجھے عقیدۂ ناپسندیدگی و ترک دعا پر نہایت منضبط کردیا ہو کہ جو اُن نامراد مردہ پیشواؤں کی ہوائی باتوں سے کبھی زائل نہوگا۔ اِس صورت میں آپ اپنے کمزور بھائیوں کی تقویت ایمان کے لیے جو چاہیں سو باتیں بنا دیں ٭ {نیازمند محبوب مسیح / از شہر ابن ضلع جھنگ}

معلوم ہوتا ہو کہ آپ اپنے اِس نئے عقیدہ میں جو کہ اصل میں پُرانا ہو پختہ ہو رہے ہیں۔ مگر کہیئے کہ اس حال میں کمترین سوائے آپ کے اور کس بھائی کو کمزور سمجھے کیونکہ آپ ہی وہ کمزور بھائی نظر آتے ہیں۔ اِس امر پر آپ کے استفسار حسب ذیل ہیں +

(۱) کیا جس خدائے رحیم و قدیر و علیم نے ہمکو یہ جملہ نعمائے جسمانیہ ظاہریہ و باطنیہ بلا استدعا ہماری کے عنایت فرمائی ہیں وہ دیگر ضروریات دینیہ و دنیویہ بغیر درخواست ہماری کے ہم کو نہیں دے سکتا ؟

(۲) ہماری دعائیں ارادہ و مرضی ازلی الٰہی کو جو ہماری نسبت ہو ٹال دیکر ہماری مرضی کے موافق کرسکتی ہیں یا نہیں ؟ بصورت اول محض باطل ہو بصورت دوم محض لاحاصل ہو۔ اسلیئے کہ اکثر دیکھا جاتا ہو کہ بہت لوگ مصائب و تکالیف ہر نوعہ شدید جسمانیہ سے باوجود دعائے کثیرہ ہر وقتہ کے بدون پہونچنے وقت مقررہ و مقدرہ کے رہائی ہوت یا بعصمت ہرگز نہیں پاتے۔ اِس سے ظاہر و ثابت ہو کہ ہماری دعائیں بمقابل مرضی و مشیت الٰہی محض لا یعنی اور بے فائدہ ہیں۔ پھر جبکہ کوئی نہیں جانتا کہ میری کون کون سی دعا مرضی الٰہی کے موافق ہو اور کونسی مخالف ہو اور یہہ بات بھی عین یقینی ہو کہ کسیکی کوئی درخواست جو مرضی الٰہی کے خلاف ہو ہرگز منظور نہیں ہوسکتی اور یہہ بھی بدیہی و یقینی ہو کہ مرضی و ارادہ ازلیہ الٰہیہ کے بموجب جس کسی کے ساتھ اُسکی بارگاہ سے جو کچھ سلوک جاری ہوا ہو وہ بہرحال ہو ہی رہیگا۔ خواہ کسی کو پسند ہو خواہ ناپسند اِس صورت میں اِس سے حصول خیر و دفع شر کے لیئے دعا کرنیکے بہ از درجہ بہتر ہو ٭

(۳) کیا صرف اِس سے دعا کرنیوالے ہی ہمیشہ اپنی ضروریات پاتے ہیں۔ نہ غیر دعا مانگنے والے مثل منکرین ذات باری و ملحدین و نادان بچے اور وحوش اور طیور وغیرہ۔ کیا سب مصائب دنیویہ میں مبتلا ہونے والے دعا کرنے سے مخلصی پاتے ہیں ؟ اور کیا نہیں دیکھتے کہ حضرت مسیح کی وہ مستدعائے سہ کررہ جناب باری میں کیوں نامنظور ہوئی۔ صرف اسلیئے کہ وہ اُنکے مقدر ازلی کے خلاف تھی ٭

یقیناً اے دوست ! ذرا سی آزادہ مزاجی یہہ خوب تدبیر ہو۔ مگر انتظام الٰہی اور انسان کی فطرت آزاد ہونے نہیں دیتی کمترین نے آپ کے اِس مضمون کے چھوٹے رسالہ کو غور سے پڑھکر مقاصد منقولہ بالا معلوم کیئے ہیں۔ اُنکے سوائے اور جو باتیں اُسمیں مرقوم ہیں وہ صرف نہیں سو کا اوزار اور لفظوں میں مکرر سہ کرر بیان ہو۔ ایک تیلا قیاس خدا کے رحم و علم پر مبنی ہیں۔ دوسرا قیاس خدا کے ازلی ارادہ یعنے تقدیر پر اور تیسرا دعا کے بے اثر ہونے پر مبنی ہو۔ مگر معلوم ہو کہ آپ کی یہہ تین دلیلیں بھی تین نہیں مگر ایک ہی ہو یعنے سبھوں میں تقدیر مشترک ہو کیونکہ خدانے عالم ہو کر جو رحم کرنا تھا وہ مقدر ہوچکا اور اسلیئے اسکا رحم و علم اور حکمت دگرگون نہیں ہوسکتے ہیں معلوم ہوا کہ آپ کے سارے رسالہ میں فقط ایک ہی دلیل ہو جو دعا مانگنے کے برخلاف پیش کیگئی ہو اور پیش ہوسکتی ہو۔ ہم دکھا چکے اور پھر دکھاتے ہیں کہ آپ کے (بتبیروں کے) یہہ خیالات اگرچہ بنظر اولیٰ تو سچی معلوم ہوتے ہیں مگر بالانظر ثانی انتظام الٰہی کے برخلاف ثابت ہوتے ہیں ٭

اوّل واضح ہو کہ انتظام الٰہی مقدر ازلی کا واقعی ظہور ہو۔ اِس سے معلوم کرسکتے ہیں کہ تقدیر میں انسانی کوشش و کارروائی کی گنجائش ہو۔ چنانچہ

(الف) آپ اِس حقیقت سے دور ہے کہ خدانے ہر شے کے ساتھ اُسکا وسیلہ یا سبب بھی مقدر کیا۔ ہاں آپ نے تقدیر ازلی کے نصف حصہ پر زور دیا ہو۔ دوسرا حصہ بھی لاؤ تو یہہ مشکل آسان ہوگی۔ بس دیکھیئے کہ اگرچہ خدا ایسا علیم و رحیم ہو کہ اُسنے ہر ایک چیز ضروری انسان کے لیئے موجود کردی پیشتر اسکے کہ انسان بنایا جاتا ہو اُسکی حاجت روائی کے سامان موجود ہیں جیسے لون تیل لکڑی۔ دانہ۔ پانی وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ سامان انسانی کوشش کو خارج نہیں۔ کیا آپ نے یا آپکے کسی ہمخیال نے کبھی دیکھا یا سُنا کہ نمک اپنی جگہ سے خود ہی اُٹھکر لوگوں کی دکانوں یا گھروں یا منہوں میں پڑتا ہو ؟ نہیں یہہ کام انسان کو کرنا پڑتا ہو۔ خدانے مقدر کیا کہ انسان نمک کھاویگا۔ مگر رحم اُسکے نزدیک تھا اور مقدر ازلی میں یہہ بات بھی شامل ہوئی کہ انسان محنت سے کھاویگا۔ اسیطرح دیگر نعمتوں کا حال ہو۔ پھر اگر تکلیف و آرام مقدر ہوئے تو یہہ بھی مقدر ہوا کہ وہ کس سبب سے حاصل ہونگے۔ اگر مقدر ہو کہ کسی کو بخار ہو تو یہہ بھی ساتھ ہی مقدر ہوا کہ کس سبب سے چڑھیگا اور اگر مقدر ہوا کہ فلاں وقت پر تپ دفع ہوگی تو یہہ بھی مقدر ہوا کہ کس سبب سے۔ دوا سے یا یوں ہی دفع ہوگی اور جہاں شفا مقدر نہیں ہوئی

وہاں دوا وغیرہ کا موثر ہونا بھی مقدر نہیں ہوا۔ یعنے یہ مقدر ہوا کہ دوا کریگے مگر وہ متعلق نہوگی۔ اسیطرح دعا بھی ایک مقدر وسیلہ ہے اگر مقدر نہو تو دعائیں نہ کیجاتیں جہاں دعا کا مجوب ہونا مقدر ہوا ہو وہ کام بغیر دعا کے پورا نہوگا۔ اس سے آپ معلوم کریں کہ دعا سے غرض مقدرات ازلی کے ٹلنے کی نہیں ہے۔ ورنہ ہم اپنی دعاؤں میں یہ پیش کرتے ہیں۔ اور نہ کرنا چاہیئے۔ اسلیئے مسیح کی وہ مشہور دعا مکررہ تقدیر ازلی کے ٹالنے کے لیے نہوئی۔ بلکہ وہ تقاضائے مقدر ازلی کی بہ نسبت خدا سے استفسار ہے یعنے اگر اس دکھ کا ٹل جانا ممکن ہو تو ٹل جاوے اور اگر ممکن نہیں تو جیسی تیری مرضی ہو ویسا ہی ہو۔ اور رضا الٰہی سے راضی ہو کر مسیح نے وہ دکھ سہنا منظور کیا۔ ہماری دعاؤں کے لیئے یہ ایک عملی نمونہ ہے +

(ب) ہر ایک دعا جو دنیا میں مانگی جاتی ہے اور خواہ کوئی مانگے مقدر ہو چکی تھی۔ اسلیئے وہ ضرور مانگی جائیگی خواہ حاصل ہو خواہ نہو پس دعا مانگ کر انسان ارادۂ ازلی الٰہی پورا کرتے ہیں اسوجہ سے یہ کہنا کہ ہماری دعائیں اُس ازلی ارادہ کو ٹال سکتی ہیں یا نہیں ایک بیہودہ سوال ہے۔ دعائیں ارادہ الٰہی کو ٹالنے والی نہیں بلکہ مقدر ازلی کو پورا کرنیوالی ہیں +

(ج) مقدر ازلی کا ہمیں نامعلوم ہونا دعا کو رائیگان نہیں ٹھہراتا۔ دیکھو جب کوئی انسان کوئی کام کرتا ہے تو اُسکی کامیابی یا شکست مقدر ہو چکی ہے مگر انسان کرتا ہے خواہ تقدیر میں کچھ ہی ہو۔ انسان کی زندگی کے کام اسیطرح ہوتے ہیں۔ حیوان بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ بلکہ اگر آپ کے خیال کی دنیا پیروی کرے تو آپ ہی کہیئے کہ حیوانوں اور خصوصاً کا کیا حال ہو قسمت کے شاکر ہو کر ہر اوکرکے بیٹھ رہیں۔ انتظام الٰہی کا یہ منظم نہیں ہے اور ہو تو یہ ہے کہ ایک حد تک خدا نے کیا ہوا اس سے آگے انسان کرے اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اسیطرح دعا بھی ضروری امر ثابت ہوتا ہے۔ تقدیر کا نامعلوم ہونا ترک دعا کے لیئے کچھ دلیل نہیں ہے کیونکہ اگر یہ لاعلمی انسان کے دیگر کاموں کے موقوف رکھنے کے لیئے دلیل نہیں۔ تو اُس ارادۂ ازلی کی یہ حالت دعا مانگنے کے برخلاف کیونکر ہو سکتی ہے؟ اور جسطرح اپنے دیگر کاموں کی کامیابی اور ناکامیابی سے انسان معلوم کرتا ہے کہ فلاں امر کی نسبت یوں یا دوں مقدر ہوا تھا دعا بھی موثر یا بے اثر رہنے سے انسان کو اُس نامعلوم ازلی ارادہ کا علم بخشتی ہے جو انسان کے دل میں خوف اور محبت الٰہی اور شکر گذاری کے خیال کو جوش دیتا ہے۔ پس آپکی تعلیم سے دنیا کے سب کاروبار بند ہو رہتے ہیں گویا ایسا ہونا انتظام الٰہی رواں کے برخلاف ہو تو خاص ثابت ہے کہ آپکا خیال انتظام الٰہی کے برخلاف ہے اور اسلیئے قابل ترک ہے +

(د) اگر خدا نے ہر ایک بات مقدر کی ہے تو ظاہر ہے کہ دعاؤں کی گنجایش بھی مقدر ہو چکی ہے۔ یعنے ہر ایک چیز کی نسبت اپنا ارادہ ٹھہراتے وقت دعاؤں کے سننے اور قبول کرنے کے لیئے جگہ رکھی ہے۔ اسلیئے ہم بے شک دعائیں مانگیں +

دوم۔ انسان کی فطرت سے دعا مانگنے کی ضرورت ثابت ہے +

(الف) دعا کیا ہے کسی زبردست سے مدد کی آرزو کرنا۔ ہر ایک آہ۔ ہر ایک چیخ۔ ہر ایک گھبراہٹ مدد کی حاجت کا ظہور ہے۔ انسان کی فطرت ہی ایسی ہے کہ دکھ تکالیف سے گریہ کرے اور جب رنج و دکھ آیا تو وہ خود بخود اپنی آہوں سے یا اور طرح سے کرینگے مدد کے لیئے اشارے کرتا ہے۔ مدد مانگتا ہے۔ بلا سکھائے ایسا کرتا ہے۔ اور یہ بات ہم کسی تقریر سے انسان کی طبیعت میں سے خارج نہیں کر سکتے۔ جب اُسے ایک نادر مطلق کا علم آتا ہے تو ارزو سے آگے پیش کرتا ہے +

(ب) دعا کیا ہے؟ "مانگنا" بچوں کو مانگنا کس نے سکھایا؟ اُس حالت میں انسان کو یہ خیال نہیں کہ نہیں معلوم تقدیر میں کیا لکھا ہے برخلاف اسکے وہ مانگتے اور رو کے مانگتے ہیں اور پاتے ہیں۔ بلوغت میں یہ رغبت یا طبیعت مانگنے کی انسان سے جدا نہیں ہو جاتی بلکہ انسان کی حاجتیں بڑھتی جاتی ہیں اور وہ مانگنا بھی اُسکے کاموں اور خیالوں میں بڑھتا جاتا ہے۔ انسان کی آہیں اور گریہ وزاری و نیز انسان کے روزمرہ کے کام بھی ظاہر کرتے ہیں کہ انسان ہمیشہ مانگتا ہے۔ جب کوئی اہل پیشہ کچھ کرتا ہے تو وہ اصل میں کیا کرتا ہے۔ عملاً مانگتا ہے۔ مقرری لفظوں یا بلند آواز سے مانگنا ہی دعا نہیں ہے۔ مانگنا دعا ہی خواہ کسیطرح مانگیں۔ مطلب دعا مانگنا انسان میں فطرتی ہے +

سوم۔ الہام بھی دعا مانگنے کی ہمیشہ تاکید کرتا ہے۔ جب انسان نے مثل آپ کے ترک دعا کو پسند کیا اور خدا سے دعا مانگنے میں غافل ہوئے اور جو خدا نہیں اور قادر مطلق نہیں اُنکے آگے اپنی حاجتیں پیش کرنے لگے تو خدا نے **الہامی ہدایت** سے طرح بطرح سمجھایا اور بتلایا ہے کہ کس سے دعا مانگنی چاہئے۔ **مانگو کہ تمہیں** دیا جائیگا۔ جب کہ تم بُرے ہو کر اپنے لڑکوں کو اچھی چیزیں دینے جانتے ہو تو کتنا زیادہ تمہارا باپ جو آسمان پر ہے نہیں جو اُس سے **مانگتے ہیں** اچھی چیزیں دیگا۔ (متی ۷: ۷ و ۱۱)۔ پس تم اسیطرح **دعا مانگو** الخ۔ متی ۶: ۹-۱۳۔ پس صاحب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خدا سے منحرف ہونے سے پہلے خوبطرح نہیں سوچا۔ اور اپنے تئیں مضبوط سمجھا جبکہ کمزوری کے نشان ایسے نمایاں ہیں۔ امید ہے کہ آپ کمترین کی صلاحوں پر غور و فکر کرینگے۔ خدا کرے کہ آپ اُس مسیح عیسیٰ کو لباس پھر دیویں جس کا صرف نام آپکے نام میں باقی رہ گیا ہے + السلام۔

السلام

بندہ جی۔ ایل ٹھاکر داس پسرور ضلع سیالکوٹ

جناب مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم

آپ کے جد امجد کسی تقریب سے عرب سے ہندوستان میں آئے اور پلبندر علاقہ کاٹھیاواڑ میں سکونت کی۔ آپ کے جد امجد کو فنِ علم تجوید میں اعلیٰ درجہ کی لیاقت تھی۔ پلبندر میں مطلقاً علمی چرچا نہیں بلکہ یوں کہیئے کہ وہاں کے مسلمان بعضے پڑھنا لکھنا بھی نہیں جانتے با اینہمہ اس خاندان میں علمی روشنی نسلاً بعد نسلٍ چمکتی رہی اور اس خاندان میں بڑے بڑے نامی مولوی پیدا ہوتے رہے +

آپ کے والد بزرگوار نے ایک مدرسہ قائم کیا تھا۔ نزدیک بعد سے پیرزادوں کے لڑکے پڑھنے کے لیئے آیا کرتے تھے۔ یہ خاندان پلبندر میں ایک شیرین چشمہ تھا جس سے گرد و نواح کے لوگ بھی فیضیاب ہوا کرتے تھے +



آپ کے والد کا نام مولوی میاں محمد محمود صاحب ہے۔ مولوی عبد السلام صاحب کی ولادت ۱۲۳۵ھ مطابق ۱۸۲۰ء میں خاص پلیندر میں ہوئی۔ جب آپ بارہ برس کے تھے۔ اپنے والد کے ساتھ مکہ کو حج کو گئے تھے۔ مولوی صاحب کسی مدرسہ میں داخل نہیں ہوئے عربی وغیرہ اپنے والد سے تحصیل کیا۔ انکی عربی زبان اہل عرب کی سی بامحاورہ اور فصیح تھی۔ آپ کو علم طب میں بھی دخل تھا مگر یہہ نہیں معلوم کہ یہہ علم انہوں نے کس سے تحصیل کیا تھا۔ روز مرہ کے تجربے کے سبب انکو فن طبابت میں بڑا بھاری ملکہ ہوگیا تھا۔ صدہا مریض اُن کے ہاتھ سے شفا پاتے تھے۔ انکو علم حدیث میں کامل لیاقت تھی۔ وہ عربی فارسی اور اُردو کے سوا گجراتی۔ سندھی اور کچھی زبان بھی بخوبی بول سکتے تھے۔ انکو خوشنویسی کا کمال شوق تھا۔ ایک مرزا کے ساتھ سندھ حیدرآباد چلے گئے یہہ مرزا بڑا خوشنویس تھا اُس کو سندھ کے امیروں نے بمبئی سے بلوایا تھا۔ گو دو برس تک اُس کی صحبت میں رہے مگر درمیان میں ایسی پیچیدہ باتیں آن پڑیں جن سے استفادہ دور دراز سفر کی مصیبتوں کا ثمرہ کامل طور سے نہ ملا ✦

انکو اپنے گناہوں کی بڑی فکر رہا کرتی تھی۔ انہوں نے مذہب اسلام کے بہت سے فرقوں میں نجات کی تلاش کی پر کہیں پتہ نہ لگا۔ اُن کے ہمسایہ میں سوائے جین دھرم کے اَور کوئی مذہب نہ تھا اُدھر بھی انہوں نے جستجو کی پر مراد کا موتی ہاتھ نہ لگا۔ پھر کسی نقشبندی* پیر کے مرید ہوئے۔ ایک مدت دراز تک مراقبہ کھینچتے رہے ذکر قلبی اور نفس کشی کرتے رہے۔ گویا ریاضت باطنی اور ظاہری بھی شدت سے کی۔ گو شدت سے "نظر بر قدم۔ خلوت در انجمن سفر در وطن" کا بھی خیال رکھا باینہمہ اُدھر بھی کامیابی کی صورت نظر نہ آئی پر نہ آئی ✦

جناب ریورنڈ منٹگمری صاحب مرحوم متعلق آیرش مشن شادی کی تقریب سے پلیندر گئے تھے۔ صاحب موصوف کے وعظ اور مسیحی چال چلن نے اُن کے دل پر بڑا بھاری اثر کیا۔ تو بھی اُنہوں نے پادری صاحب کی ظاہری حالت دیکھ کے اپنے یقین کی بنیاد نہ جمائی اُن کا مزاج تحقیق کا سا مزاج تھا۔ کامل تحقیقات کئے بغیر کسی بات پر یقین نہ کرتے تھے غرض کہ انہوں نے ایک مدت مدید تک عیسائی مذہب کی تحقیقات کی اور ۱۸۶۴ء میں بمقام پلیندر بمعہ بیوی اور بچوں کے صاحب موصوف کے ہاتھ سے اصطباغ لیا (صداقت جہاں کہیں ہو صداقت ہی ہوگی بے تعصب دل اور ٹھنڈی طبیعت سے تلاش کیجائے تو فوراً ہاتھ آجاتی ہے) اُن کا بپتسمہ دو برس پہلے اُن کے والد مولوی میاں محمد محمود صاحب مرحوم اور اُن کے بھائی مولوی عبد الرحمٰن صاحب متقیمی سورت (یہہ بزرگ دینداری اور علمیت کے لحاظ سے بمبئی احاطہ کے عیسائیوں میں ایک روشن ستارہ ہیں) کے ساتھ ہونے والا تھا مگر ایک خاص وجہ کے سبب سے آئندہ موقع پر رکھا۔ اُن کے والد اور بھائی کے اصطباغ لینے کے سبب اِس مقدس خاندان کو تمام شہر کے مسلمان کڑی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جب انہوں نے اصطباغ لیا تو سب مسلمان مخالف ہوگئے۔ جسوقت جس جگہ مسلمانوں کو موقع ملا بے دھڑک اذیت دیتے تھے۔ کبھی مٹھائی میں زہر ملاکے بچوں کو دیگئی۔ کبھی گھر پر پتھر پھینکے گئے۔ کبھی کوئیں سے پانی بھرنا بند کیا گیا۔ یہانتک کہ کوئی مسلمان آگ تک بھی نہ دیتا تھا غرض طرح طرح سے مولوی عبد السلام صاحب کے خاندان کو ہر قدم پر مزاحمتیں پیش آئیں جن کے برداشت کرنے میں مولوی صاحب نے بہت سے رائے دینے والوں کا گمان غلط کردیا۔ اپنے خیالات پر ثابت قدم بنے رہے اور اِسقدر مصائب برداشت کرنے کے لیے اِس خاندان کے اقتدار میں کیا چیز تھی؟ صرف خداوند یسوع مسیح پر ایمان۔ جس کے سبب ہر موقع پر اُن کے ہوش حواس قائم رہے ✦

انکی معیشت کا مدار طبابت پر تھا مگر اہل اسلام کی مخالفت کے سبب یک لخت بند ہوگیا۔ مخالفت کچھ ایسی جانب سے نہ تھی جس کی کچھ پروا نہ ہو مگر ایسے مخالف تھے جس سے انکو اپنی جان کی بالکل توقع نہ تھی۔ اِس پریشان حالت میں ہندوؤں خصوصاً جینمت کے اِن بھائیوں نے (یہہ گو بت پرست دھرمی ہیں) ہر طرح سے پوری امداد کی۔ وہ اہل اسلام کے خوف سے غلہ اور پانی بوقت شب پہونچایا کرتے تھے۔ مولوی صاحب کے استقلال اور مسیحی اخلاق نے انکو خداوند کی طرف کھینچ لیا۔ گو ایک ہندو مذہب کی قیود میں ہیں (فی الحال بمبئی میں ہیں) مگر در پردہ خداوند کی طرف لو لگا رکھی ہے۔ مولوی صاحب کی زندگی گوناگوں مصیبتوں اور ہر طرح کے سخت صدموں سے شروع ہوئی ہو۔ پورے چار متدین جوان اور دو چھوٹے لڑکے بھی مرگئے۔ ایک جوان لڑکی انتقال کرگئیں۔ اِن مصیبتوں کے مقابلہ میں مولوی صاحب خدا کے وعدے یاد کر کے قبر میں اپنے عزیز فرزندوں کو نہ دیکھا کرتے تھے انکا پورا یقین تھا کہ وہ روحوں کے ملک میں فرشتوں کے ساتھ ملکے خداوند کر رہے ہیں۔ باین وجہ اُن کا دل صبر سے مالامال تھا۔ مولوی صاحب مرحوم کو متواتر دس برس تک اہل اسلام ہر طرح کی تکلیف دیتے رہے آخر کار پلیندر چھوڑ بمبئی کو اپنا وطن قرار دیا ✦

مولوی صاحب کو خود کے تجربہ سے وعظ کے فائدوں سے عادت کردیا تھا جس سے کہ گاہ گاہ پلیندر میں خود بھی وعظ کیا کرتے تھے۔ مگر یہہ کام اطمینان سے نہ چلتا تھا چونکہ درمیان میں بہت مزاحمتیں آن پڑی تھیں۔ بمبئی میں آنے کے بعد ریورنڈ مسٹر لیجرڈ کے ساتھ (یہہ بڑے متدین اور عالم پادری ہیں) تخمیناً بیس برس تک انجیل کی خدمت کی۔ مسٹر لیجرڈ کو اُن کے انتقال سے از بس رنج ہوا ہے کیونکہ مسٹر لیجرڈ شدت سے انکی محبت کرتے تھے ✦

مولوی صاحب مرحوم کی تصنیف اور ترجمہ کیے ہوئے رسالے ہمارے سامنے پڑے ہوئے ہیں جن کے نام ہم حاشیہ میں درج کرتے ہیں۔ النبی المعصوم اور سوال وجواب یہہ رسالہ چھپ گئے ہیں۔ النبی المعصوم کا ترجمہ مس فیلن صاحبہ بمقتضی

(الف) النبی المعصوم اردو۔ ترجمہ
(ب) مرشد کامل اردو۔ تصنیف
(ج) سوال وجواب فارسی۔ ترجمہ
(د) سلیمان بن علی کے چند سوالوں کا جواب عربی۔ تصنیف

* اِس میں کچھ شک نہیں ہے کہ فرقہ نقشبندیہ کے اصولات کی پابندی سے کچھ مفید نتائج نہیں نکلتے مسلمانوں کی خلوت نشینی اور شدت کی ریاضت کچھ فائدہ نہیں ایک مذہبی جنون پیدا کردیتی ہے۔ ہم یہہ نہیں کہتے کہ نفس الامر میں خلوت نشینی بری بات ہے پر اگر اُس کے برتاؤ میں غلطی نہ رہے اور ایک حد کے ساتھ کیجائے تو البتہ اُس سے مفید مطالب نکلتے ہیں ✦

بعض باتوں کے بارے میں معلوم ہوا اسلامی عادات سے۔ سلیمان بن علی عرب کے باشندہ اور بمبئی کے نامی گرامی بیپاری تھے۔ انہوں نے چند سوالات لکھ کے مولوی صاحب کے پاس بھیجے۔ مولوی صاحب نے عربی میں جواب لکھا۔ ہم اِس چوتھے رسالہ کی نسبت بشرط فرصت کسی اور وقت اپنی رائے لکھینگے۔ مولوی صاحب مرحوم نے ایک اور رسالہ لکھا ہو مگر اُسکا نام نہیں رکھا اِسمیں یہ بتلایا ہو کہ یسوع ربنا کے سوا انسان گناہوں کی مغفرت نہیں ہو سکتی مگر افسوس زندگی نے مہلت نہ دی جس سے ناتمام رہ گیا۔ گذشتہ فروری میں اُن کو شتہا کی قلت ہوئی بعد بخار آیا۔ بہتیرے معالجے کیے پر کچھ فرق نہوا۔ آخرکار ڈاکٹر کی رائے سے تبدیل جگہ کے لیے جناب ریورنڈ دھنجی صاحب کے گھر گئے وہاں تخمیناً بیس روز تک رہے مرض بالکل رفع ہو گیا تھا۔ صرف ناتوانی رہ گئی تھی۔ پھر واپس اپنے گھر آئے مگر دو چار روز کے بعد پھر تپ شروع ہوئی ڈاکٹر کا معالجہ کیا مگر کچھ تخفیف نہوئی آخرالامر مسٹر پولس مادھو راؤ کے گھر تبدیل جگہ کے لیے گئے۔ گو بخار خفیف ہو گیا تھا مگر ناتوانی بڑھتی گئی۔ اُنکی بڑی صاحبزادی اہلیہ مولوی صفدر علی صاحب کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تبدیل ہوا کے لیے اپنے ساتھ بھنڈارے لے گئیں۔ بھنڈارے میں صرف ایک روز مزاج بحال رہا مگر دوسرے روز وہ جگر اُٹھا ڈاکٹر لمبد پونگہ صاحب (جنکی طبیعت میں مسیحی اخلاق کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں) نے بہتیری تدبیریں کیں مگر ایک کارگر نہوئی۔ جون کی ۱۰ تاریخ کو دن کے دو بجے آسمان میں مقدسین کی روحوں کے ساتھ جا بیٹھے۔ مرنے سے دو گھنٹے پہلے آپ بار بار یہی تبلاتے رہے کہ میرا کلی بھروسہ اپنے منجی پر ہو ✢

الراقم

حسام الدین از بمبئی۔

چوہوں پر آفت

اِس سے چوہے۔ چوہیاں۔ گبریلا۔ مکھیاں۔ چیونٹیاں۔ کھٹمل جھینگر۔ اور حشرات الارض لال بیگ جھجھلی کو فوراً دفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت ساڑھے سات مینس کی آتیں۔ میڈن کمپنی جنرل مرچنٹ بمبئی سے ملتی ہو ✢

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم وصحت وفصل پنجاب بابت هفته ختمه ۲۱ جولائی ۱۸۸۲ء

ضلع دہلی۔ بارش ۱۶/۱۰۰ انچ ہوئی صحت عمدہ ہو۔ قلبہ رانی فصل خریف ہو رہی ہو۔ نرخ کسیقدر گراں ہو گیا ہو ✢

ضلع حصار۔ صحت عمدہ ہو۔ کاشت فصل خریف ہو رہی ہو فصل کی امید اچھی ہو۔ نرخ ارزاں ہو گیا ہو ✢

ضلع انبالہ۔ بارش ۱۳/۱۰۰ انچ ہوئی۔ ابھی اَور بارش کی ضرورت ہو۔ صحت اچھی ہو۔ کاشت فصل خریف ہو رہی ہو۔ نرخ بدستور ہو ✢

ضلع جالندھر۔ بارش ۳۵/۱۰۰ انچ ہوئی۔ ابھی اَور بارش کی بہت ضرورت ہو۔ صحت اچھی ہو۔ فصل خریف کی حالت خراب ہو۔ نرخ بدستور ہو ✢

ضلع امرتسر۔ بارش ۹/۱۰۰ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہو۔ نرخ بدستور ہو ✢

ضلع سیالکوٹ۔ بارش ایک انچ ہوئی۔ ابھی اَور بارش کی ضرورت ہو۔ کاشت فصل خریف ہو رہی ہو۔ صحت عمدہ ہو۔ نرخ میں کسیقدر ارزانی ہو گئی ہو ✢

ضلع فیروزپور۔ تحصیل زیرہ میں بارش ۲۴/۱۰۰ انچ ہوئی۔ دیگر مقامات میں اِس سے کچھ کم۔ صحت عمدہ ہو۔ قلبہ رانی و کاشت فصل خریف ہو رہی ہو۔ نرخ گراں ہوتا جاتا ہو ✢

ضلع لاہور۔ بارش نہیں ہوئی مگر بارش کی ضرورت ہو۔ صحت عمدہ ہو۔ نرخ بدستور ہو ✢

ضلع راولپنڈی۔ بارش ۶۲/۱۰۰ انچ ہوئی۔ تحصیل کہوٹہ میں چند اشخاص کو بخار ہو گیا۔ کاشت فصل خریف ہو چکی ہو۔ نرخ گراں ہو گیا ہو ✢

ضلع شاہپور۔ مقام بھیرہ میں ۱۴/۱۰۰ انچ بارش ہوئی دیگر مقامات میں اِس سے کم۔ صحت عمدہ ہو۔ فصل خریف اچھی حالت میں ہو۔ نرخ ارزاں ہو گیا ہو ✢

ضلع ملتان۔ صحت عمدہ ہو۔ فصل کی امید اچھی ہو۔ نرخ کسیقدر ارزاں ہو گیا ہو ✢

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ بارش ۱/۲ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہو۔ کاشت فصل خریف شروع ہو گئی ہو۔ نرخ بدستور ہو ✢

ضلع پشاور۔ بارش ۹/۱۰۰ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہو۔ نرخ بدستور ہو ✢

کیفیت عام

قریباً ہر ایک ضلع میں بارش ہو گئی ہو۔ لیکن ابھی اَور بارش کی ضرورت ہو۔ سوائے اضلاع انبالہ و جالندھر و راولپنڈی کے پنجاب میں صحت اچھی ہو۔ کاشت فصل خریف ہو رہی ہو ✢

اخبارات متفرقی

بھاگلپور ۱۵ جولائی۔ اِس ڈویژن کے زمینداروں کا ایک بڑا بارعب جلسہ کل شام کو ایسوسی ایشن کے زمینداروں کے دفتر میں منعقد ہوا۔ مہاراجہ شیو پرشاد سنگھ اُس کے صدر انجمن تھے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے اور بڑی سرگرمی ظاہر کی گئی ✢

اوّل۔ اِس جلسہ کو بنگالہ کے مسودہ قانون کاشتکاران کے احکام کے پڑھنے سے نہایت اندیشہ ہوا ہو اور وہ خیال کرتا ہو کہ احکام مذکور ملکیت کے اُن حقوق کے جو بنگالہ اور بہار کے زمینداروں کو حاصل ہیں بالکل درہم برہم کرنے والے ہیں اور اِس بات کا کوئی بھروسہ نہیں ہو کہ اصلی کاشتکاروں کی حالت میں ترقی ہو جاویگی۔ مہاراجہ شیو پرشاد سنگھ نے اِس رزولیوشن کی تحریک اور سینئر گرینٹ صاحب بہادر نے اُس کی تائید کی ✢

دوم۔ اِس جلسہ کی دانست میں جو قانون اِس مسودہ میں تجویز کیا گیا ہو وہ اُس اختیار کی رو سے واجب نہیں ہو جو کہ کونسل گورنر جنرل کو ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۷۹۳ء کی دفعہ ۸ ضمن ایک کے بموجب حاصل ہو۔ اِس رزولیوشن کی تحریک راجہ ہرسنہ اپرنج بہادر نے اور اُسکی تائید ڈبلیو ایم صاحب بہادر اسسٹنٹ منیجر راج دربنگہ نے کی ✢



سوم - ملک کی موجودہ حالتوں میں اس قسم کے انقلاب پیدا کرنیوالے قانون کی جیسا کہ یہ مسودہ قانون معلوم ہوتا ہے کوئی ضرورت نہیں ہے
اس رزولیوشن کی تحریک راجہ رام نرائن سنگھ نے اور اُسکی تائید سری موہن ٹھاکر نے کی +

چہارم - اُن معمولی قوانین اور اُور قوانین جن کے بموجب زمیندار اور کاشتکاروں کے باہمی تعلقات کا انتظام ہوتا ہے بغیر ضرورت کے درہم برہم کرنا اور معاہدہ کی آزادی میں دست اندازی کرنا اور زمینداروں کے فرقہ کو اُن کے بیش بہا اور قدیمی حقوق سے بغیر کافی معاوضہ کے محروم کرنا نامناسب ہے - کنور ہردے نرائن سنگھ نے اس رزولیوشن کی تحریک کی اور ایم پی مارس صاحب بہادر نے اُسکی تائید کی +

پنجم - اس جلسہ کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اگر یہ مسودہ قانون پاس ہو جائیگا تو اُس کے صریح نتیجے زمیندار اور کاشتکار دونو کے حق میں بربادی کا باعث ہونگے کیونکہ اُس کے سبب سے دونو فرقوں کے درمیان بے انتہا تنازع اور جھگڑے پیدا ہونگے اور تمام ضروری معاملات میں جو اُنکے درمیان ہونگے عدالتہائے دیوانی اور حکام فوجداری کے روبرو حاضر ہونے پر مجبور ہونگے
اس رزولیوشن کی تحریک بابو ہری موہن ٹھاکر نے کی اور اُسکی تائید مسٹر ڈی سی کرٹس صاحب بہادر نے کی +

ششم - بھاگلپور ایسوسی ایشن کی معرفت گورنمنٹ کی خدمت میں جو عرضداشتیں ارسال کیجاویں اور جو رائیں اس جلسہ کے مسودہ قانون مذکور کی نسبت بہ ادب کے ساتھ اُن میں ظاہر کیجاویں اور جو نقصان اُس کے منظور ہو جانیسے ہوگا وہ بیان کیا جائے - اس رزولیوشن کی تحریک بابو نریندر سنگھ نے اور تائید بابو کالی چرن سنگھ نے کی +

ہفتم - جس فنڈ کا جمع کرنا ایسوسی ایشن زمینداران بھاگلپور کی معرفت اِس جلسہ کے مقاصد کی تکمیل کے واسطے تجویز ہوا ہے اُسکی تائید میں چندہ جمع کیا جائے اور اِس ایسوسی ایشن کی کمیٹی کو اُس کے وصول کرنے اور خرچ کرنے کی اجازت دیجاوے - بابو تیج نارائن نے اس رزولیوشن کی تحریک اور بابو کالی پرشاد سنگھ نے اُس کی تائید کی چنانچہ ایک بڑی رقم کا چندہ اُسیوقت جمع ہوگیا +

لندن ۲۲ جولائی - ایک بہت بڑا جلسہ جس کے صدر انجمن مسٹر جون بی فیرچ تھے کل رات منعقد ہوا جسمیں لارڈ رپن کی پالیسی کی تائید میں رزولیوشن اختیار کیے گئے مسٹر تھورولڈ روجرز اور سرولیم لاسن اور دیگر ممبران پارلیمنٹ حاضر تھے - ڈیوک آف آرگائیل اور لارڈ لارنس اور لارڈ نارتھ بروک کی چٹھیاں پڑھی گئیں جن میں اُنہوں نے وائسرائے کی پالیسی سے پورا پورا اتفاق ظاہر کیا تھا +

شملہ ۲۱ جولائی - آج کی کونسل واضعان قوانین میں آنریبل میجر بیرنگ کی تحریک سے ایک بل بمبئی کے بندرگاہ کے محصول کم کرنے کیواسطے پاس ہوا - برٹش برہما کا لوکل سلف گورنمنٹ کا بل ایک منتخب کمیٹی کے سپرد ہوگیا جس میں مسٹر سٹوارٹ بیلی اور مسٹر ہوپ اور مسٹر کوئنٹن اور مسٹر بارکلی اور مسٹر البرٹ تھے - بعدہ کونسل دو ہفتہ کیواسطے ملتوی ہوگئی +

بمبئی ۲۴ جولائی - ہیضہ سے موتیں زیادہ ہوتی جاتی ہیں شہر کی کونسل نے احتیاطی تدبیریں کی ہیں سات حصوں شہر میں سے ہر ایک میں ڈاکٹر لوگ مقرر کیے گئے ہیں اور اگر کہیں ضرورت واقع ہووے تو نئے ہسپتال کے کھولنے کی بھی منظوری کی ہے پچھلے ہفتہ میں ۴۱ موت ہوئی تھیں اس ہفتہ میں منگل کی رات تک ۴۴ موت ہو چکی ہیں +

قاہرہ ۲۵ جولائی - مصر کی گورنمنٹ نے ہندوستان سے معالجہ کی امداد لینی نامنظور کی - انگریزی فوج میں سات موت ہیضہ سے واقع ہوئی ہیں +

لندن ۲۶ جولائی - یہاں راس اُمید سے خبر پہونچی ہے کہ سٹیوارٹ لڑائی میں مارا گیا +

نیو یورک ۲۵ جولائی - کپتان ویب جس نے بعوض دس ہزار ڈالر کے نائیاگارا کے مشہور آبشار کے نیچے گرداب میں تیر کر پار ہونا چاہا تھا آج اس مہم کے پورا کرنیکی کوشش میں ڈوب گیا +

لنڈن ۲۶ جولائی - میجر سر اولین بیرنگ صاحب کو نائٹ کمانڈر آف دی سٹار آف انڈیا کا خطاب عطا ہوا +

کلکتہ ۲ جولائی - ۲۶ جولائی کی رات کو ایک ضروری ریل جو گنج سے نلہٹی کی طرف آتے وقت مقام جیترا کے اسٹیشن کے نزدیک ہو بجھکر سڑک سے اُتر گئی - کہتے ہیں کہ اسمیں ایک برات بھی سوار تھی اُترنے کے صدمہ سے ایک لڑکا مر گیا اور ۲۰ مسافر اور گارڈ سخت مجروح ہوئے - یہ وقوعہ ایک پل کے متصل ہوا اور اسکے باعث پل کو سخت صدمہ پہونچا ہے - سبب اسکا ابتک معلوم نہیں ہے +

قاہرہ ۲۸ جولائی - ہیضہ اب بہت کم ہوتا جاتا ہے +

پیرس ۲۹ جولائی - خبر ملی ہے کہ فرانس کی فوج نے ۱۹ جولائی کو مقام ہنوئی سے نکلکر حملہ کیا اور انامیوں کے ایک ہزار سپاہی قتل کیے اور اُنکی سات ضرب توپ پر قبضہ کر لیا اور فرانس والوں کی طرف سے صرف ۱۱ سپاہی مجروح ہوئے ہیں +

رنگون ۲۹ جولائی - ۲۰ اپریل کو جو مقام ٹواے کے خوفناک حادثہ کے معاملہ میں جہاں چھ آدمی قتل کیے گئے تھے دو طرف گرفتار کیے گئے ہیں اُن کا بیان ہے کہ ہم بالکل بے قصور ہیں اور اگر ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں +

بمبئی ۳۰ جولائی - بمبئی گزٹ کے ایک خاص تار سے معلوم ہوا ہے کہ مرار اور وڈواں کے ٹھاکر اور مسٹر عبدالحق کی لنڈن میں خوب تعظیم ہو رہی ہے چنانچہ حضور قیصر ہند نے ایک شاہی لنچ میں اُنکی دعوت کی اور پرنس آف ویلز نے ایک پارٹی میں - مسٹر عبدالحق کی لارڈ نارتھ بروک نے دعوت کی اور سکرٹری آف سٹیٹ یعنے وزیر اعظم ہند اور کئی ایک دیگر وزرا سے اُنکی ملاقات و گفتگو ہوئی ہے +

نیو یورک ۲۹ جولائی - کپتان ویب صاحب کی لاش نیاگارا سے ۷ میل فاصلہ پر امریکہ کی جانب شہر لیوشٹن سے دستیاب ہوئی ہے +

نیلیس ۲۹ جولائی - جزیرہ اسکیا کا ایک قصبہ موسومہ کسامیکی اور لاپو زلزال کے صدمہ سے بالکل نیست و نابود ہو گیا ہے اور آس پاس کے گاؤں کو سخت صدمہ پہونچا ہے اور ایک ہزار سے زیادہ جانیں تلف ہوئی ہیں اور بہتسے باشندوں نے سخت چوٹ کھائی ہے

شملہ ۳ جولائی - بلاسپور کا راجہ یہاں داخل ہو گیا ہے - ممبران

سمبی ایشن نے آج شام کو مسٹر ... صاحب کی دعوت اُنکی خدمات کا شکریہ ادا کرنے کے لیئے کی۔ آنریبل مسٹر ... صاحب بطور مہمان کے مدعو تھے +

لودیانہ

بارش بالکل نہیں ہوئی موسم زراعت کے لیئے خراب ہوتا جاتا ہے ... زمیندار ... ہونے لگے اور غلہ بہت گراں ہو گیا ہے۔ اگر ... ہفتہ ہی خشکی رہی تو فصل خریف بالکل برباد ہو جائیگی +

... صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر سے جنگی سپاہیوں نے جنہوں نے پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ فساد کیا تھا ... مقدمہ قائم ہو گیا ہے۔ ابھی تک مقدمہ فیصل نہیں ہوا۔ اگرچہ تا حال حکم سزا نہیں ہوئی مگر شہر میں جنگی سپاہی اب دنگہ فساد نہیں کرتے ہیں +

جو کشتی گذر گاہ پانہ پر غرق ہو گئی تھی اُسکے ملاحوں کی نسبت حکم ہوا ہے کہ یہ غفلت کا باعث ہے اور مقدمہ مرتب ہو کر عدالت کو چالان کیا جاوے +

ہم نے چند مرتبہ اپیل کمیشن کی بابت تذکرہ کیا کہ یہ صیغہ اچھا نہیں ہے مگر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا ہے اور ہمارے دیسی حاکم برابر اس صیغہ کو ترقی دیئے چلے جاتے ہیں۔ اگر اس سے کچھ بہت فائدہ ہوتا تو ضرور یورپین حکام بھی کمیشن جاری کیا کرتے مگر اُن کے عدم تقرر سے ثابت ہے کہ اُن کے نزدیک اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ اگر ہمارے دیسی حکام بھی اُن کی پیروی کریں تو بہت خوب ہوگا +

شاید اتوار کے روز عید ہوگی اسلیئے ہم اپنے اہل اسلام اطلاعین اخبار سے التجا کرتے ہیں کہ چونکہ موسم خراب ہے اور روزہ رکھنے والوں کی انتڑیاں خشک ہو گئی ہونگی ذرا دیکھ بھال کے عید کے روز کھانا کھاویں ... کھاویں ایسا نہ ہو کہ ... بیماری کی ... میں گرفتہ کو موجود کریں +

التماس

مشتریان اخبار نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ بقایا قیمت اخبار نور افشاں براہ مہربانی بہت جلد قیمت پیشگی کے ہمراہ مرحمت فرمادیں تاکہ بار بار کے تقاضا سے مخلصی کو سبکدوشی ہووے +

اعلان

ناظرین انگلیں یادر اپنے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی صاحب کو مضامین برائے اندراج اخبار نور افشاں ارسال فرمانا یا اڈیٹوریل خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ اڈیٹر مسٹر ایم ویلی صاحب سے مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ و پیسہ کا حساب و کتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہے اس بارے میں ہر ایک صاحب کو مجھ سے مخاطب ہونا چاہیئے اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر یہ ترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب و مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نور افشاں کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہے

المشتہر
پادری ای ایم ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اطلاع

شائقان علوم عقلیہ کو مژدہ دیا جاتا ہے کہ ایک کتاب علم منطق میں عربی کی بڑی بڑی معتمدہ و نایاب کتابوں سے اقتباس کر کے مولوی محمد حسین الہ آبادی ملازم امریکن مشن نے زبان اُردو علم فہم نہایت توضیح و تشریح کے ساتھ تالیف کی ہے چونکہ کتاب مذکور شائقان علم منطق کو سالہا سال کی محنت اور اکثر شروح و حواشی کی زحمت سے مستغنی کر دیتی ہے اور اس میں اکثر ایسی باتیں بھی ہیں جو خاص عیسائی مناظروں

کو نہایت ضروری اور مفید ہیں لہذا اس کے چھپوانے کا بندوبست کیا گیا ہے اگرچہ کتاب بڑی ہے لیکن خریداروں کی آسانی اور عام فائدہ رسانی کی وجہ سے اُسکی قیمت پیشگی دینے والوں سے ایک روپیہ اور پیچھے دینے والوں کو پہلے ایک روپیہ چار آنہ مقرر کی گئی ہے جن صاحبوں کو خرید کرنا منظور ہو اپنی درخواست پادری یوانگ صاحب مشنری الہ آباد کے پاس روانہ فرمائیں +

المشتہر
پادری یوانگ صاحب مشنری الہ آباد

رسالہ
سیرت المسیح و المحمد

رسالہ موصوف جس کے مضامین اخبار نور افشاں میں بھی شائع ہو چکے ہیں اب وہ مضامین باز اوپر چند امور رسالہ کی صورت میں امریکن مشن پریس سیالکوٹ میں چھاپا گیا اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ جناب پادری جے ایس ٹھاکر داس صاحب مشنری پسرور نے جو رسالہ موصوف کے مصنف ہیں اور بھی چند مضامین اضافہ کر کے ہمارے پاس طبع ہونے کے لیئے بھیجا ہے۔ اور یہ رسالہ ۴۰ صفحہ بطرز کتب دیسی پر چھاپا جاویگا مگر جب تک خریداروں کی کافی تعداد جمع نہ ہو جائے تب تک چھپنا ملتوی رہیگا اور قیمت مع محصول ڈاک قرار پائی ہے لہذا برائے اکرام شائقین مشتہر کیا ہے کہ جلد درخواستیں بھیجیں +

المشتہر
پادری ای ایم ویری صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ

بڑھے ہوئے تلی جیٹھرے

صفراویت۔ قبض۔ ضعف معدہ۔ درد سر وغیرہ اس سے اصیل ... سب رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ... بینس بی ... ایس ... کمپنی ... ایجنٹ مقام ... سے ملتی ہے +

[illegible]